سوال

(97)السلام علیکم کہنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

موجودہ دور میں کئی لوگ جب آپس میں ملتے ہیں تو السلام علیکم کی بجائے "کی حال اے" وغیرہ کہتے ہیں اس کی شرعی حیثیت کیا ہے؟ اسی طرح سلام کا جواب ہاتھ کے اشارے سے دینا کیسا ہے؟ علاوہ ازیں عورتیں بڑے بڑے ناخن رکھتی ہیں اس کا کیا حکم ہے؟ (محمد عباس۔ پسرور)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!
الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اسلام باہمی اخوت ومروت کا دین ہے جیسا کہ ارشاد ہے:

إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ

"ایمان والے بھائی بھائی ہیں۔"

ان کی باہمی محبت کو قائم رکھنے کے لئے اسلام نے بہت سارے احکام و آداب بیان فرمائے ہیں جن میں سے ایک ادب یہ ہے کہ جب آپس میں ملاقات کریں تو "السلام علیکم" کہیں۔ یہ مسلمانوں کے ذمے مسلمانوں کا حق ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:

(حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ سِتٌّ إِذَا لَقِيتَهُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ وَإِذَا دَعَاكَ فَأَجِبْهُ وَإِذَا اسْتَنْصَحَكَ فَانْصَحْ لَهُ وَإِذَا عَطَسَ فَحَمِدَ اللَّهَ فَسَمِّتْهُ وَإِذَا مَرِضَ فَعُدْهُ وَإِذَا مَاتَ فَاتَّبِعْهُ)

(صحیح مسلم، کتاب السلام، باب من حق المسلم للمسلم رد السلام (5/2162)

"مسلمان کے مسلمان پر چھ حقوق ہیں جب تو اس سے ملے تو سلام کہہ اور جب وہ تجھے دعوت دے تو قبول کر، اور جب تجھ سے خیر خواہی طلب کرے تو اس کی خیر خواہی کر، اور جب اسے چھینک آئے وہ اللہ کی حمد کرے تو اسے "یرحمک اللہ" کہہ اور جب وہ مریض ہو جائے تو اس کی عیادت کر، جب وہ مر جائے تو اس کے جنازے کے ساتھ جا۔"

اس صحیح حدیث سے معلوم ہوا کہ ہمیں مسلمانوں کے ساتھ ملاقات کے وقت سلام کہنے کا حکم ہے اگر دوسرا بھائی سلام میں پہل کر جائے تو اس کا جواب کم از کم "وعلیکم السلام" کے الفاظ کے ساتھ دینا چاہیے اور کوشش یہ کرنی چاہیے کہ جب کوئی سلام کہے تو اس سے بہتر جواب دیں جیسا کہ ارشاد ہے:

وَإِذا حُيّيتُم بِتَحِيَّةٍ فَحَيّوا بِأَحسَنَ مِنها أَو رُدّوها إِنَّ اللَّهَ كانَ عَلىٰ كُلِّ شَيءٍ حَسيبًا ﴿٨٦﴾ ... سورة النساء

"اور جب تمہیں سلام کہا جائے تو تم اس سے اچھا جواب دو یا انہیں الفاظ کو لوٹا دو۔ بے شک اللہ تعالیٰ ہر چیز کا حساب لینے والا ہے۔"

امام ابن کثیر رحمۃ اللہ نے اس آیت کریمہ کی تفسیر میں ایک روایت نقل کی ہے کہ ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تو اس نے کہا:

(السلام علیک یا رسول اللہ)

تو آپ نے فرمایا:

(وعلیک السلام ورحمۃ اللہ)

پھر ایک اور آیا اس نے کہا:

(السلام علیک یا رسول اللہ ورحمۃ اللہ)

آپ نے اسے کہا:

(وعلیک السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ)

پھر ایک اور آیا اس نے کہا:

(السلام علیک یا رسول اللہ ورحمۃ اللہ وبرکاتہ)

آپ نے اسے کہا:

(وعلیک)

اس آدمی نے آپ سے کہا اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں آپ کے پاس فلاں فلاں آیا انہوں نے سلام کہا آپ نے ان کے جواب میں زیادہ کلمات کہے اس کی نسبت جو آپ نے مجھے جواب دیا ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے ہمارے لئے کوئی چیز نہیں چھوڑی۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

وَإِذا حُيّيتُم بِتَحِيَّةٍ فَحَيّوا بِأَحسَنَ مِنها أَو رُدّوها... ﴿٨٦﴾ ... سورة النساء

"ہم نے تجھ پر اسے لوٹا دیا ہے۔"

یہ روایت نقل کرنے کے بعد امام ابن کثیر فرماتے ہیں :

"وفی ہذا الحدیث دلالۃ علی أنہ لا زیادۃ فی السلام علی ہذہ الصفۃ، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، اذ لو شرع أکثر من تلک لزادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم" (تفسیر ابن کثیر : 1/583)

"اس حدیث میں اس بات پر دلالت ہے کہ سلام کہنے میں السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ سے زیادہ کلمات نہیں کہنے چاہییے۔ اگر یہ اس سے زائد کلمات مشروع ہوتے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زیادہ کر دیتے۔"

اس مسئلہ کی تائید عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کی حدیث سے بھی ہوتی ہے۔ جو ترمذی ابوداؤد اور مسند احمد وغیرہ میں موجود ہے۔ ان احادیث سے معلوم ہوا کہ ہمیں زبان کے ساتھ ملاقات کے وقت سلام کے کلمات کہنے چاہئیں۔

سلام کی جگہ "کی حال اے" (GoodMorning) وغیرہ کہنا صحیح نہیں۔ سلام کے کلمات کہنے کے بعد اگر "کی حال اے" یا دوسرے کلمات سے حال وغیرہ معلوم کر لیں تو اس میں کوئی قباحت نہیں ہے۔

سلام کا جواب محض ہاتھ کے اشارے سے دینا بھی درست نہیں سلام کا جواب دینے کے لئے کلمات ہی کہنے چاہئیں جیسا کہ مذکورہ احادیث سے واضح ہے۔

ہاں اگر کوئی شخص دور ہو تو سلام کے ساتھ اگر اشارہ بھی کیا جائے تاکہ اسے معلوم ہو جائے کہ مجھے سلام کہا جا رہا ہے تو اس کی گنجائش موجود ہے اور امام بخاری نے اپنی کتاب "الادب المفرد" میں اس معنی کے کئی ایک آثار نقل کئے ہیں البتہ حالت نماز میں کوئی سلام کہہ دے تو اس کا جواب زبان سے نہیں بلکہ ہاتھ کے اشارے سے دے جیسا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں :

"میں نے بلال رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز کی حالت میں سلام کہتے تھے؟ تو آپ کس طرح جواب دیتے تھے۔ فرمایا آپ اپنے ہاتھ سے اشارہ کرتے تھے۔"

سنن الترمذی باب ما جاء فی الاشارۃ فی الصلاۃ ، ابن ماجہ

ہاتھ کے ساتھ صرف اشارہ یا فقط سر ہلانا یہ یہود و نصاریٰ کا طریقہ جس سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے۔

فتح الباری عمل الیوم واللیلۃ وغیرہما
ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

[آپ کے مسائل اور ان کا حل]

جلد 3۔ کتاب الاداب۔ صفحہ 478

محدث فتویٰ